بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکاح اور طلاق

کا شرعی طریقہ

مرتبہ

عبدالحمید

مبلغ اسلام پاکستان

پتہ

مسلم روڈ، کمبوہ محلہ، شہدادکوٹ، ڈویژن لاڑکانہ (سندھ)

پوسٹ کوڈ: 77300 موبائل نمبر 0301-3291314

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکاح اور طلاق کا شرعی طریقہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ.
(سورۃ نساء آیت نمبر ۸۰)

جس شخص نے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے یقیناً اللہ ہی کی اطاعت کی۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى.
(سورۃ نجم، سورۃ نمبر ۵۳، آیت نمبر ۳،۴)

(رسولؐ) اپنی خواہش نفس سے بات نہیں کرتا۔ وہ جو کہتا ہے وہ وحی ہوتی ہے جو اُن پر نازل کی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.
(صحیح مسلم)

بیشک سب سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور جو امور نہ کتاب اللہ میں ہوں اور نہ محمدؐ کے طریقے میں ہوں ان میں نیکی اور خیر نہیں بلکہ شر ہے، فتنے ہیں، اور ہر وہ بات جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ محمدؐ کے طریقے میں ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت (میں نیکی اور خیر نہیں بلکہ) گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۶۹۷، صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۷۱۸)

حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہمارے اس امر (یعنی دین) میں کوئی ایسا کام (یا عمل) جاری کیا جو کہ اس میں سے نہیں ہے تو اس کا وہ کام (یا عمل) ردّ ہے۔ (یعنی قابل قبول نہیں ہے)

مندرجہ بالا ارشادات سے معلوم ہوا کہ جو بھی دینی کام یا عمل کتاب اللہ اور محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف کیا جائے گا وہ بدعت اور نا قابل قبول اور ردّ ہے۔ کیونکہ نکاح ہو یا طلاق یہ بھی دینی کام یا عمل ہیں اس لئے نکاح اور طلاق بھی اگر کتاب اللہ اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہوں گے تو قابل قبول ہوں گے اگر نکاح کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں کیا جاتا تو وہ نکاح ردّ ہے، اسی طرح اگر طلاق بھی کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نہیں دی جاتی تو وہ طلاق بھی نا قابل قبول اور ردّ ہوگی۔

نکاح کرنے کا شرعی طریقہ

اب ہم پہلے نکاح کے طریقے پر غور کرتے ہیں:

جب کوئی مرد کسی عورت کو اپنی بیوی تسلیم کرلے اور عورت مرد کو اپنا شوہر تسلیم کرلے اسے نکاح کہتے ہیں۔ لیکن اگر یہ مرد عورت کو اپنی بیوی اور عورت مرد کو اپنا شوہر رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر تسلیم کرے گا تو یہ عمل نکاح مانا جائے گا۔ اگر نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف یہ ایک دوسرے کو تسلیم کریں گے تو یہ تسلیم کرنا نکاح نہیں مانا جائے گا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے میں نکاح کرنے کا طریقہ کار کیا ہے:۔

۱ کوئی عورت بغیر ولی کی اجازت کے اپنا نکاح نہ کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ. (ابوداؤد، ترمذی، سند صحیح)	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (عورت) ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے۔

۲ نکاح کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت عمرانؓ نے بتایا کہ:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّشَاهِدَیْ عَدْلٍ. (بیہقی، سند صحیح)	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عادل گواہ اور ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔
(وفی روایة)	(دوسری روایت میں ہے کہ)
لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَیْنِ. (طبرانی کبیر عن ابی موسیٰ سند صحیح)	دو گواہوں اور ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

۳ جو عورت بغیر گواہوں کے اپنا نکاح کرے وہ بدکار ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ. (ترمذی، سند صحیح)	ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر گواہوں کے اپنا نکاح کرے وہ عورت بدکار ہے۔

۴ اگر عورت کنواری ہے تو اس کا والد اُس سے نکاح کی اجازت طلب کرے۔

ابن عباسؓ نے بتایا کہ:۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۴۲۱)

نبی ﷺ نے فرمایا کنواری عورت سے اس کا والد اس سے (نکاح کی) اجازت طلب کرے گا۔ اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

۵ نکاح کرتے وقت مہر مقرر کرے اور بیوی کو ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً، وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا.

(نساء سورۃ نمبر ۴، آیت نمبر ۲۴)

اور (جو عورتیں تم پر حرام کی گئی ہیں) اُن کے علاوہ تمام عورتیں تم پر حلال کردی گئی ہیں (اس طرح کر تم) اپنا کچھ مال (ان کو بطور مہر دیکر) ان سے نکاح کرلو (اس شرط کے ساتھ کہ) تمہاری نیت ان کو اپنے نکاح میں روکے رکھنے کی ہو (چند دن تک) ان سے زنا (کرکے چھوڑ دینے) کی نیت نہ ہو اور جن عورتوں سے تم نے فائدہ اٹھایا ہے ان کو ان کے مقررہ مہر ادا کردیا کرو۔ اگر مہر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے (مہر میں کمی بیشی کرلو تو) تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

٦ بہترین مہر وہ ہے جس کی ادائیگی آسان ہو۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَاقِ اَيْسَرُهٗ.
(ابوداؤد، حاکم سند صحیح)

عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بہترین مہر وہ ہے جس کی ادائیگی آسان ہو۔

٧ قرآن مجید سکھانا بھی مہر ہو سکتا ہے۔

ایک شخص کا نکاح کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ مہر دینے کے لئے تیرے پاس کچھ ہے؟ تو اس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ تو آپؐ نے اس سے پوچھا کیا تجھے قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے؟ تو اس شخص نے کہا مجھے فلاں، فلاں سورتیں یاد ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا:

زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (وفی روایة) قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ.
(صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۱۳۵، صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۴۲۵)

قرآن کے اس حصے کے ذریعے جو تمہیں یاد ہے میں نے تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا۔ (ایک دوسری روایت میں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ! میں نے (اس عورت سے) تیرا نکاح کر دیا قرآن (کا وہ حصہ جو تجھے یاد ہے اپنی بیوی کو مہر میں) سکھا دو۔

مندرجہ بالا ارشادات سے معلوم یہ ہوا کہ عورت کا نکاح کرنے سے پہلے دولہا کے ساتھ حق مہر طے کیا جائے، حق مہر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ دولہا کی حیثیت کے مطابق حق مہر مقرر کیا جائے لیکن حق مہر اتنا مقرر کیا جائے جس کو ادا کرنے میں آسانی ہو۔ اگر حق مہر میں دینے کے لئے کچھ بھی نہ ہو تو قرآن مجید کی کوئی سورت دولہن کو سکھا دے، یہ بھی حق مہر ہو جائے گا۔ حق

مہر مقرر ہو جانے کے بعد جس عورت کا نکاح کیا جا رہا ہے اس عورت کا ولی دو عادل گواہوں کے سامنے اس عورت سے نکاح کی اجازت لے اور اجازت لیتے وقت اس عورت سے یہ کہے کر اتنے حق مہر کے بدلے میں آپ کا نکاح فلاں بن فلاں سے کیا جا رہا ہے آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ اگر عورت کنواری ہے تو اس کا خاموش رہنا اقرار سمجھا جائے گا، اگر عورت بیوہ یا مطلقہ ہے تو اس کا اقرار زبان سے ضروری ہے۔ اجازت مل جانے کے بعد نکاح پڑھانے والے کو ان دو عادل گواہوں سے گواہی دلوائے کر اس عورت نے اس مرد سے نکاح کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کے بعد نکاح پڑھانے والا پہلے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھے گا:۔

۸ نکاح کا خطبہ۔

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً، وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا.

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی (۱۱۰۶) وسندہ صحیح)

ترجمہ:۔ بے شک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے (اس لئے) ہم اُسی کی تعریف کرتے ہیں، اُسی سے مدد مانگتے ہیں، اُسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال

کی برائیوں سے اُسی کی پناہ طلب کرتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (یعنی مرتے وقت تک مسلم بن کر رہو)۔ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس نفس سے اُس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) اُن دونوں سے بہت سے مرد پیدا کئے اور بہت سی عورتوں کو (پیدا کیا اور اُن کو روئے زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے بھی ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم ہو اور ہر قسم کے فتنہ کا سدِ باب کرنے والی ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا، تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کی تو اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

محترم قارئین کرام! جس طرح جمعہ کے خطبہ میں پہلے لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے پھر نماز پڑھائی جاتی ہے، بالکل اِسی طرح نکاح کے خطبہ میں بھی پہلے لوگوں کو اور خصوصاً دولہا اور دولہن کو نصیحت کی جاتی ہے، پھر ایجاب قبول کروایا جاتا ہے۔ نکاح کے خطبہ کا ترجمہ پڑھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایجاب قبول کروانے سے پہلے دولہا اور دولہن کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ آپ لوگ ہر قسم کی تعریف صرف اللہ تعالیٰ کی کرو گے اور تم دونوں نے یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ ہر قسم کے نفع ونقصان، بھلائی وبُرائی صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور آپ لوگ اس بات پر اپنا ایمان مضبوط رکھیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور محمدؐ کے علاوہ ہمارا کوئی نبی یا رسول نہیں۔

اور آج کے بعد ہم نے اپنی تمام زندگی اللہ اور اُس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے پر گذارنی ہے۔ اور دیکھو! ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور مرتے وقت تک مسلمین بن کر رہنا۔ اور سنو! یہ جو میاں، بیوی کا رشتہ آج جوڑ رہے ہو اِسے مرتے دم تک نبھانا اور اس رشتہ کو توڑنے سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ اور سنو! اگر تم نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے پر گزارلی تو تم نے دنیا وآخرت کی بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

نوٹ:۔ نکاح کا خطبہ عام طور پر صرف عربی میں ہی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن الحمدللہ میں یہ خطبہ ترجمہ کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اس خطبہ میں جو نصیحتیں ہیں دولہا اور دولہن کو یہ نصیحتیں تفصیل کے ساتھ سمجھاتا ہوں پھر ایجاب قبول کرواتا ہوں۔ اس لئے نکاح پڑھانے والے تمام حضرات سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ نکاح پڑھاتے وقت اس خطبہ کا ترجمہ ضرور سنادیا کریں تاکہ خطبہ کا اصل مقصد حاصل ہوسکے۔

۹ خطبہ کے بعد ایجاب قبول اس طرح کروایا جائے۔

دونوں گواہوں کو گواہ بنا کر دولہا سے یہ کہا جائے کہ ان گواہوں کے سامنے اتنے حق مہر کے بدلے میں فلاں بنت فلاں سے آپکا نکاح کیا جاتا ہے، آپ کو قبول ہے؟ جب دولہا اپنی زبان سے یہ کہے کہ مجھے قبول ہے تو یہ نکاح ہوگیا۔

نوٹ:۔ حق مہر جو مقرر کیا جائے گا وہی بتایا جائے گا اور فلاں کی جگہ دولہن کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ لیا جائے گا۔

۱۰ نکاح کی کاروائی مکمل ہونے کے فوراً بعد عام طور پر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگی جاتی ہے۔ جبکہ ایجاب قبول کروانے کے بعد اس طرح اجتماعی دعا مانگنے کا ثبوت نبی ﷺ کی سنت میں نہیں ملتا۔ جیسا کہ میں شروع میں صحیح مسلم کے حوالہ سے حدیث پیش کرچکا ہوں کہ نبی ﷺ

کی سنت کے خلاف جو بھی عمل یا کام کیا جائے گا وہ نا قابل قبول اور ردّ ہے۔ لہٰذا علماء کرام اور مفتیان کرام دولہا کے لئے جس طرح دعا مانگتے ہیں اس کا سنت سے ثبوت نہیں ملتا اور جس دعا کا سنت میں ثبوت ہے وہ دعا یہ لوگ پڑھتے نہیں ہیں۔ سنت کے خلاف عمل کرکے پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم اہلسنت ہیں۔

۱۱ دولہا اور دولہن کے لئے دعا مانگنے اور مبارک باد دینے کا شرعی طریقہ

جب دولہا سے ملے تو پہلے مصافحہ کرے:۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَفْتَرِقَا.
(ابوداؤد، ترمذی سند صحیح)

حضرت براء بن عازبؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دو مسلم آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو اُن دونوں کو ایک دوسرے سے جُدا ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔

پھر دولہا اور دولہن کے لئے مندرجہ ذیل دعا پڑھے:۔

بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَيْکَ وَجَمَعَ بَيْنَکُمَا فِيْ خَيْرٍ.

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَيْکَ وَجَمَعَ بَيْنَکُمَا فِیْ خَيْرٍ. (ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۳۰، ترمذی نمبر ۱۰۹۱، ابن ماجہ نمبر ۱۹۰۵، سند صحیح)

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ جب کوئی (مسلم) شخص شادی کرتا ہے تو نبی ﷺ اس کے لئے یہ دعا فرماتے:۔
بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَيْکَ وَجَمَعَ بَيْنَکُمَا فِیْ خَيْرٍ.

نوٹ:۔ ہر شخص فرداً فرداً دولہا سے مخاطب ہو کر یہ دعا پڑھے گا۔

۱۲ نکاح کے بعد دولہا اور دولہن کے ملنے کا طریقہ۔

نکاح کے بعد جب دولہا اپنی بیوی سے ملے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هَاوَ خَیْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ.

ترجمہ:۔ یا اللہ میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اُس بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس بُرائی پر تو نے اسے پیدا کیا۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد، حاکم، سندہ صحیح)

۱۳ جب اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا.

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں)۔ یا اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں دے اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

لَوْ اَنَّ اَحَدَ کُمْ اِذَا اَتٰی اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ... فَقُضِیَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرُّهٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا.

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اگر تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس (جماع کے لئے) آئے اور یہ دعا پڑھ لے تو اگر (اللہ نے) ان دونوں کو بچہ دینے کا فیصلہ کرلیا تو شیطان اس بچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۱۴ اپنی بیوی سے ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد اگر اُسی وقت دوبارہ جماع کرنا چاہے تو پہلے وضوء کر لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوْءًا۔
(صحیح مسلم)

جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے پھر (اُسی وقت) دوبارہ جماع کرے تو ان دونوں کے درمیان وضوء کر لے۔

۱۵ دولہا کو چاہئے کہ رات اپنی بیوی کے ساتھ گزارنے کے بعد صبح کو ولیمہ کرے۔

حضرت انسؓ نے بتایا کہ:۔

بَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا۔
(صحیح بخاری کتاب النکاح نمبر ۵۱۶۶)

رسول اللہ ﷺ نے رات کو زینب بنت جحش سے صحبت کی، صبح کو آپؐ دولہا تھے، آپؐ نے لوگوں کو ولیمہ کا کھانا کھانے کے لئے بلایا۔ لوگوں نے (ولیمہ کا) کھانا کھایا اور چلے گئے۔

۱۶ ولیمہ میں فقراء کو بھی ضرور بلائے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ۔
(صحیح بخاری کتاب النکاح، صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۵۲۱، ۳۳۳۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۱۳)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بُرا ولیمہ وہ ولیمہ ہے جس میں کھانے کے لئے مالدار لوگ بلائے جائیں اور محتاج فقراء لوگوں کو کھانا نہ کھلایا جائے۔

۱۷ اگر ولیمہ میں بلایا جائے تو ضرور جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِہَا.

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۱۷۳، صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۵۰۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۳۶)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کی دعوت میں بلائے تو (کھانا کھانے) ضرور جائے۔

۱۸ ولیمہ میں نہ جانے والا اللہ اور رسولؐ کا نافرمان ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ.

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

جو شخص دعوت ولیمہ میں بلا عذر شریک نہ ہو، اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔

۱۹ ولیمہ میں کفار کو بلائے تو کوئی حرج نہیں۔

(ماخذ احکام، سندھ صحیح)

مرتب

عبدالحمید

مبلغ اسلام پاکستان

پتہ

راشد لائبریری، مسلم روڈ، کمبوہ محلہ، شہدادکوٹ (سندھ)

پوسٹ کوڈ 77300، موبائل نمبر 0301-3291314

ذوالحج ۱۴۳۹ھ اگست 2018ء

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

محترم قارئین کرام! جس طرح نکاح کے معنی مرد اور عورت کو حق زوجیت میں اکٹھا کرنا ہے۔ مرد اقرار کرتا ہے کہ میں نے اس عورت کو اپنی بیوی بنالیا اور عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ میں نے اس شخص کو اپنا شوہر بنالیا اس طرح مرد اور عورت کا ایک دوسرے کو زبان سے قبول کر لینے کا نام نکاح ہے۔ لیکن جب تک ولی اور دو گواہوں کے سامنے ایک دوسرے کو میاں بیوی قبول نہیں کرینگے یہ نکاح نہیں مانا جائے گا۔ بالکل اسی طرح طلاق کے معنی ہیں میاں، بیوی کا ایک دوسرے کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جانا۔ جب مرد اپنی زبان سے کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی یعنی اپنی زوجیت سے الگ کر دیا۔

لیکن نکاح کی طرح طلاق دینے کا بھی ایک شرعی طریقہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف نکاح نہیں ہوتا بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف طلاق دیتا ہے تو وہ طلاق بھی واقعہ نہیں ہوگی۔

اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ جو نکاح رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر کیا گیا تھا اور بڑی خوشی اور دھوم دھام سے یہ نکاح ہوا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ان دونوں میاں، بیوی میں طلاق کی نوبت کیوں اور کیسے آئی؟ اس نوبت کی شروعات میاں، بیوی کی آپس میں کسی بات پر اَن بَن سے ہوتی ہے اور پھر اختلاف پھر لڑائی جھگڑا پھر آخر بات طلاق تک جا پہنچتی ہے۔

جہاں سے طلاق کی نوبت شروع ہوئی وہیں سے اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو حل کرنے کا طریقہ بھی بتانا شروع کر دیا:۔

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا.

(سورۃ نساء، آیت نمبر ۳۵)

اور (اے ایمان والو) اگر تمہیں میاں، بیوی میں (سخت) اختلاف کا اندیشہ ہو تو ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک منصف بیوی کے خاندان سے مقرر کرو، اگر وہ دونوں (میاں، بیوی آئندہ کے لئے) اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مابین موافقت پیدا کردے گا۔ بے شک اللہ علیم وخبیر ہے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر ابن کثیر میں وضاحت ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی میاں، بیوی کے اختلاف کی صورت میں دو منصف مقرر فرماتے پھر انہیں اختیار ہوتا کہ اگر دونوں (میاں، بیوی) اپنی اصلاح کرلیں تو دونوں میں ملاپ کروادیں اور اگر ملاپ نہ کریں تو دونوں کو الگ الگ کرادو (یعنی طلاق دلوادو)۔

تفسیر ابن کثیر میں سورۃ نساء کی آیت نمبر ۳۵ کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

مسند عبدالرزاق میں ہے کہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانے میں ایک میاں، بیوی اپنی ناچاکی کا جھگڑا لے کر آئے، اس کے ساتھ اس کی برادری کے لوگ تھے اور اس کے ہمراہ اس کے گھرانے کے لوگ بھی تھے۔ حضرت علیؓ نے دونوں جماعتوں میں سے ایک ایک کو چنا اور انہیں منصف مقرر کردیا اور پھر دونوں پنچوں سے کہا، جانتے بھی ہو تمہارا کام کیا ہے؟ تمہارا منصب یہ ہے کہ اگر چاہو دونوں میں اتفاق کرادو۔ اگر چاہو تو الگ الگ کرادو (یعنی طلاق دلوادو)۔

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ اگر میاں، بیوی میں اختلاف اتنے شدید ہو جائیں کہ نوبت طلاق تک پہنچ جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک عادل شخص کو مرد کے خاندان والوں کی طرف سے منصف (یعنی فیصلہ کرنے والا) بنایا جائے گا اور ایک عادل شخص کو عورت کے خاندان والوں کی طرف سے منصف بنایا جائے گا۔ اب یہ دونوں منصف میاں، بیوی اور دونوں کے خاندان کو بیٹھا کر اُن میں صلح کروانے کی بھرپور کوشش کریں گے اور انہیں طلاق کے نقصان بتائیں گے۔

۲ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ.

(ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۱۷۸، سندہ حسن)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

۳ بغیر کسی وجہ کے طلاق لینے والی عورت پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ.

(احمد حدیث نمبر ۲۲۷۳۸، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۸۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۲۲۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۵۵، دارمی حدیث نمبر ۲۲۷۵، اسنادہ صحیح)

ثوبانؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس عورت پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے۔

اگر سمجھانے کے بعد بھی یہ میاں، بیوی آپس میں صلح نہیں کرتے بلکہ طلاق پر ہی بضد

ہیں تو پھر ان دونوں منصفوں نے ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر طلاق دلوانی ہے۔ جس طرح شرعی اعتبار سے عورت اقرار کرتی ہے کہ میں نے فلاں شخص کو اپنا شوہر تسلیم کیا اور مرد یہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے فلاں عورت کو اپنی بیوی تسلیم کیا تو ان دونوں کے اس اقرار کا نام نکاح ہے۔ لیکن اگر یہ اقرار قاضی اور دو گواہوں کے بغیر کیا جائے تو ان دونوں کے اس اقرار کو نکاح نہیں مانا جائے گا اور اس طرح بغیر گواہوں کے اقرار کرنے کے بعد جو آپس میں ملاپ کریں گے وہ زنا کہلائے گا۔ اس لئے دو گواہوں کے سامنے جب قاضی دونوں سے یہ اقرار کرواتا ہے تو پھر یہ نکاح قبول ہوتا ہے یا مانا جاتا ہے۔ نکاح کے وقت تو ایک قاضی ہوتا ہے جو نکاح پڑھاتا ہے۔ لیکن طلاق کے وقت اللہ تعالیٰ نے دو قاضی مقرر فرمائے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا جس طرح قاضی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا بالکل اسی طرح دو قاضیوں اور دو گواہوں کے بغیر طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔ اس کے دلائل آگے آرہے ہیں۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ طلاق دو منصفوں نے دلوانی ہے۔ اب میاں، بیوی کے درمیان طلاق کیسے دلوائی جائے گی؟ اس کے لئے سب سے پہلے طلاق دلوانے والے دو منصفوں نے دو عادل گواہ اپنے ساتھ رکھنے ہیں۔

۴ طلاق دیتے وقت دو عادل گواہوں کا ہونا لازمی ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ۔ (سورۃ طلاق، سورۃ نمبر ۶۵، آیت نمبر ۲،۱)	اور (طلاق دیتے وقت) اپنے میں سے دو عادل مردوں کو گواہ کرلو اور اللہ کے لئے گواہی کو (سچائی کے ساتھ) قائم رکھو۔

۵ حیض کی حالت میں اور جس پاکی میں جماع کیا ہو طلاق نہ دے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ:۔

إِنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ.

(نسائی کتاب الطلاق، سند صحیح)

طلاق (دینے کا) سنت طریقہ ہے کہ بیوی کو اس حالت میں طلاق دے کہ وہ پاک ہو (اور اس پاکی میں) جماع نہ کیا ہو۔ پھر جب وہ حائضہ ہو اور (دوبارہ) پاک ہو تو دوسری طلاق دے، پھر جب وہ حائضہ ہو اور (تیسری بار) پاک ہو تو تیسری طلاق دے پھر وہ عورت اس کے بعد ایک حیض مزید عدّت میں بیٹھے یعنی ایک حیض کے بعد عدّت ختم ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ اذیت ماہانہ میں مبتلا تھی تو:۔

فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا.

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں رجوع کرلوں پھر اُسے (یعنی اپنی بیوی کو) روکے رکھوں یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہو جائے (تو اس پاکی میں بغیر جماع کئے طلاق دو) پھر میرے پاس اُسے دوسری اذیت ماہانہ آئے، پھر اُسے چھوڑ دوں (یعنی اس سے جماع نہ کروں) یہاں تک کہ وہ اپنی

اذیت سے پاک ہوجائے پھر اگر میں چاہوں کہ اُسے طلاق دوں تو جب وہ پاک ہوجائے تو جماع کرنے سے پہلے طلاق دوں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ:۔

فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهَا.

(صحیح مسلم کتاب الطلاق)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں (اپنی بیوی سے) رجوع کروں۔ پھر میں اُسے ایسی حالت میں طلاق دوں کہ وہ حیض سے پاک ہوجائے (اور اس پاکی میں) میں نے جماع نہ کیا ہو اور عدّت کا آغاز ہو (یعنی پاکی و ناپاکی کا پہلا دور شروع ہو رہا ہو)۔

مندرجہ بالا! رسول اللہ ﷺ کے حکم سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں اس طرح دی جائیں کہ پہلی طلاق ایک پاکی میں دی جائے، دوسری طلاق دوسری پاکی میں دی جائے اور تیسری طلاق تیسری پاکی میں دی جائے اور حیض کی حالت میں طلاق نہ دی جائے اور جس پاکی میں طلاق دے اس پاکی میں جماع نہ کیا ہو، اگر طلاق دینے سے پہلے جماع کرلیا ہو تو اس طہر میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ جس پاکی میں جماع کرلیا ہو، رسول اللہ ﷺ نے اس پاکی میں طلاق دینے سے منع فرمایا ہے اور جس کام سے رسول اللہ ﷺ منع فرمادیں وہ کام واقع نہیں ہوگا اور ہر طلاق پاکی کے شروعات کے دنوں میں دینی ہے۔

مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں طلاق دلوانے سے پہلے مقرر کردہ ان دونوں منصفوں نے دو عادل گواہوں کے سامنے پہلے میاں، بیوی دونوں کی موجودگی میں شوہر سے

یہ پوچھنا ہے کہ آپ کی بیوی اذیت ماہانہ میں تو نہیں ہے؟ اگر اذیت ماہانہ میں ہے تو جب وہ پاک ہو جائے تو پھر آنا۔ اگر بیوی اذیت ماہانہ میں نہیں ہے تو پوچھا جائے گا کہ آپکی بیوی کو اذیت ماہانہ سے پاک ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے، اگر شروعات کے دن ہیں تو ٹھیک اگر آخری ایام ہیں تو شوہر سے کہا جائے گا کہ آپکی بیوی کو جب اذیت ماہانہ آئے پھر وہ اس سے پاک ہو جائے تو پھر تم دونوں ہمارے پاس آنا، جب اذیت ماہانہ سے پاک ہونے کے بعد میاں، بیوی منصفوں کے پاس آئیں تو پھر ان منصفوں نے شوہر سے یہ پوچھنا ہے کہ آپ نے اذیت ماہانہ سے پاک ہونے کے بعد اپنی بیوی سے جماع تو نہیں کیا؟ اگر جماع کر لیا ہے تو اب بھی طلاق نہیں دلوائی جائے گی بلکہ ان سے کہا جائے گا کہ آپکی بیوی کو اذیت ماہانہ آجانے کے بعد جب وہ اس سے پاک ہو جائے تو جماع کئے بغیر ہمارے پاس آنا، اس کے بعد جب میاں، بیوی منصفوں کے پاس آئیں اور دو گواہوں کے سامنے شوہر یہ اقرار کرے کہ میری بیوی اذیت ماہانہ سے پاک ہوگئی ہے اور یہ پاکی کے شروعات کے ایام ہیں اور اس پاکی میں میں نے اپنی بیوی سے جماع بھی نہیں کیا۔ اس کے بعد اس کی بیوی بھی یہ اقرار کرلے کہ میرا شوہر سچ کہہ رہا ہے تو اس کے بعد ان دو عادل گواہوں کو گواہ بنا کر شوہر سے یہ کہا جائے کہ تم اپنی بیوی سے کہو کہ میں آج تجھے ایک طلاق دیتا ہوں۔ تو اگر شوہر دونوں منصفوں کی موجودگی میں دو گواہوں کو گواہ بنا کر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں نے آج تجھے ایک طلاق دی تو اس طرح یہ ایک طلاق واقعہ ہوگئی اور پھر دوسری طلاق بھی اسی طرح دلوائی جائے گی اور اسی طرح جب تیسری طلاق دلوانے کا وقت آئے گا تو اس کے متعلق دین اسلام میں کیا طریقہ کار ہے ملاحظہ فرمائیں:۔

٦ تیسری طلاق سے پہلے شوہر اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا.

(سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۲۸)

اور جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو وہ اپنے (دوسرے نکاح کے) معاملہ میں طہر و ناپاکی کے تین دور کے گذرنے کا انتظار کریں اور اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لئے حلال نہیں کہ جو کچھ اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کر دیا ہے اُسے چھپائیں۔ اگر شوہروں کی نیت اصلاح کی ہو تو پاکی اور ناپاکی کے تین دوروں کی مدّت کے اندر وہ اُن سے رجوع کر لینے (اور دوبارہ اپنی زوجیت میں لے لینے) کے زیادہ حقدار ہیں۔

۷ تیسری طلاق تک بیوی کو گھر سے نہ نکالا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ،

اے نبیؐ، جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو اُن کی عدّت کے شروع میں طلاق دو، پھر عدّت (کی مدّت) کو گنتے رہو اور اللہ (جو کہ) تمہارا رب ہے اس سے ڈرتے رہو۔ عدّت کے زمانے میں اُن کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ
لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اَمْرًا. فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ
اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا
الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا.

(سورۃ طلاق، آیت نمبر ۱،۲)

نہ وہ خود ہی نکلیں سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کریں (تو تم ان کو نکال سکتے ہو) یہ اللہ کی حدیں ہیں (ان سے تجاوز نہ کرو) اور جو شخص اللہ کی حدوں سے تجاوز کریگا تو وہ اپنے اوپر ہی ظلم کرے گا۔ آپ کو نہیں معلوم شاید طلاق کے بعد (عدّت کے زمانے میں) اللہ (بہتری کی) کوئی صورت پیدا کر دے (اور دونوں میں پھر ملاپ ہو جائے۔) پھر جب مطلقہ عورتیں (عدّت کی) مدّت پوری کرلیں تو یا اُن کو معروف کے مطابق (اپنی زوجیت میں) رہنے دو یا معروف کے مطابق انہیں (طلاق دے کر اپنے سے) علیحدہ کر دو اور (طلاق دیتے وقت) اپنے میں سے دو عادل مردوں کو گواہ کرلو اور اللہ کے لئے گواہی کو (سچائی کے ساتھ) قائم رکھو، جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کی جا رہی ہے (اُسے چاہئے) کہ احکام الٰہی کی تعمیل میں کوتاہی نہ کرے۔ اللہ سے ڈرتا رہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اُس کے لئے مصائب سے بچنے کا راستہ پیدا کر دے گا۔

مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ایک تو طلاق عدّت کے شروع میں دو اور دوسری بات یہ کہ تیسری طلاق تک اس عورت کو گھر سے نہ نکالو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس دوران اللہ تعالیٰ دونوں میاں، بیوی میں کوئی بہتری کی صورت پیدا کردے اور دونوں میں پھر ملاپ ہوجائے اور پھر معروف کے مطابق دوبارہ اپنی زندگی گذارنا شروع کردیں۔

نوٹ:۔ یہاں پر عدّت سے مراد حیض سے پاک ہو کر دوسرے حیض سے پہلے کا پاکی کا دور ہے۔

کیونکہ اب تیسری طلاق دلوانے کا وقت آ گیا ہے اس لئے ان دونوں منصفوں نے پہلے تو مندرجہ بالا آیات سُنا کر دونوں میاں، بیوی کو طلاق نہ دینے اور آپس میں ملاپ کرنے کی نصیحت کرنی ہے۔ اگر نصیحت کے بعد دونوں آپس میں ملاپ کرلیں تو بہت ہی بہتر ہے، اگر نصیحت کرنے کے بعد بھی ملاپ کرنے کو تیار نہ ہوں اور جدا ہونا ہی چاہتے ہوں تو پھر جو طریقہ پہلی طلاق کا بتایا گیا ہے۔ بالکل اسی طرح یہ تیسری طلاق دلوا کر میاں، بیوی میں علیحدگی کروا دینی ہے اور اب مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر سے معروف کے مطابق احسن طریقے سے رخصت کردینا ہے اور مطلقہ عورت کو رُخصت کرتے وقت کچھ مال ضرور دے۔

۸ مطلقہ عورت کو رخصت کرتے وقت کچھ مال ضرور دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ. (سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۴۱)	مطلقہ عورتوں کو (رخصت کرتے وقت) معروف کے مطابق کچھ نہ کچھ (مال) ضرور دیا جائے، یہ متقین پر لازم ہے۔

اب مطلقہ عورت شوہر کے گھر سے رخصت ہو کر ایک حیض آنے کے بعد پاک ہو کر

دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (نسائی، کتاب الطلاق، سند وصحیح)

مندرجہ بالا تمام دلائل کی روشنی میں طلاق دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس طریقے کے خلاف طلاق دے گا تو وہ طلاق باطل، نا قابل قبول اور ردّ سمجھی جائے گی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا أَعْمَالَكُمْ. (سورۃ محمد، آیت نمبر ۳۳)	اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو بھی عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف کیا جائے گا وہ عمل باطل ہوگا۔ کیونکہ طلاق بھی ایک عمل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف دی ہوئی طلاق بھی باطل ہوگی۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۲۶۹۷، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۱۷۱۸)	جس شخص نے ہمارے اس امر (یعنی دین) میں کوئی ایسا کام (یا عمل) جاری کیا جو کہ اس میں سے نہیں ہے تو اس کا وہ کام (یا عمل) ردّ ہے (یعنی قابل قبول نہیں ہے)۔

اس فرمان رسولؐ سے معلوم ہوا کہ دین کا جو کام بھی رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف کیا جائے گا وہ نا قابل قبول اور ردّ ہوگا۔ کیونکہ طلاق بھی دین کا کام ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف دی ہوئی طلاق نا قابل قبول اور ردّ ہوگی۔

محترم قارئین کرام! غور طلب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو جتنا آسان کیا ہے لوگوں نے اسے اتنا ہی مشکل بنا دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے طلاق کو جتنا مشکل بنایا ہے لوگوں نے اسے بالکل آسان بنالیا ہے۔ کیونکہ نکاح چند منٹوں کا کام ہے اس پر کئی کئی مہینے لگا دیتے ہیں اور طلاق تین مہینوں کا کام ہے، لوگ اسے چند سیکنڈوں میں دے دیتے ہیں۔

رجوع کرنے کا شرعی طریقہ

محترم قارئین کرام! طلاق دینے کا جو طریقہ اوپر بتایا گیا ہے اس طریقے میں تیسری طلاق دینے سے پہلے شوہر بغیر نکاح کے اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔ تیسری طلاق دینے کے بعد شوہر کا رجوع والا حق ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر شوہر نے ایک یا دو طلاق دی، تیسری طلاق نہیں دی اور عدّت (یعنی پاکی اور ناپاکی کے تین) دور گذر گئے اب عدّت گذرنے کے بعد میاں، بیوی دوبارہ ملاپ کرنا چاہتے ہیں تو اب ان کے آپس میں ملنے کا طریقہ یہ ہے کہ اب ان کا دوبارہ نکاح کیا جائے گا۔ دلیل ملاحظہ فرمائیں:۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۳۲)

اور (اے ایمان والو) جب تم عورتوں کو طلاق (رجعی) دو اور اُن کی عدّت پوری ہو جائے تو اگر میاں، بیوی (دونوں) معروف کے ساتھ (دوبارہ نکاح کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو (ان مطلقہ) عورتوں کو اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو، اس حکم سے اس کو نصیحت کی جارہی ہے جو تم میں سے اللہ اور روز قیامت پر

	ایمان رکھتا ہے، یہ تمہارے لئے بہت اچھی اور بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے (کہ اس میں کیا مصلحت ہے) تمہیں (اس مصلحت کا) علم نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے عدّت گذرنے کے بعد مطلقہ عورت سے دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت دی ہے، یہ اجازت تین طلاق کے بعد تو ہو نہیں سکتی اس لئے کہ تین طلاق کے بعد جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ ہو اور پھر وہ شخص اپنی مرضی سے طلاق نہ دیدے، پہلے شوہر سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس آیت مبارکہ میں وہ مطلقہ عورت مراد ہے جس کو ایک طلاق دی گئی ہو یا دو طلاقیں دی گئی ہوں۔ اگر ایسی مطلقہ عورت کی عدّت گذر جائے تو رجوع نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ رجوع کا حق تو عدّت کی مدّت کے اندر ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:۔

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ۔ (سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۲۲۸)	شوہر عدّت کے زمانے میں اپنی مطلقہ بیویوں کو لوٹانے کے زیادہ حقدار ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ اگر طلاق (رجعی) یعنی ایک یا دو طلاق کے بعد عدّت کی مدّت گذر جائے اور اب میاں، بیوی دوبارہ ملاپ کرنا چاہیں تو اب ان کے آپس میں ملنے کا طریقہ یہ ہے کہ اب ان کا دوبارہ نکاح کیا جائے گا۔ کیونکہ اس آیت مبارکہ کا شانِ نزول بھی یہی ہے:۔

شانِ نزول: حضرت مَعْقِلْ بِنْ يَسارؓ نے بتایا کہ:۔

زَوَّجْتُ اُخْتًالِيْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ	میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کر دیا، اس شخص نے اُس کو (یعنی میری بہن کو) طلاق دے دی، جب عدّت گذر گئی تو وہ (شخص میرے پاس) آیا اور نکاح کا پیغام دیا، میں

تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْکَ اَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ.

(صحیح بخاری، کتاب النکاح)

نے اس سے کہا میں نے تمہارا نکاح کیا۔ تمہیں فرش دیا اور تمہاری عزت افزائی کی، تم نے اُسے (یعنی میری بہن کو) طلاق دے دی، اب تم پھر اس سے نکاح کا پیغام دینے آگئے، نہیں، اللہ کی قسم وہ تمہارے پاس کبھی نہیں آسکتی، اس شخص میں کوئی بُرائی نہیں تھی اور میری بہن بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی (لیکن میں مانع تھا) تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی، میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اب میں نکاح کردوں گا، الغرض انہوں نے اپنی بہن کا نکاح اُس شخص سے کردیا۔

مندرجہ بالا ارشادات سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کو ایک یا دو طلاق دے دی گئی ہو اور تیسری طلاق نہ دی ہو اس کے بعد عدّت کی مدّت گذر جانے کے بعد اگر میاں، بیوی دوبارہ ملنا چاہتے ہوں تو انہیں روکا نہ جائے بلکہ دوبارہ نکاح کر کے ان دونوں کو آپس میں ملا دینا چاہیے۔

ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تین نہیں ہوں گی بلکہ ایک ہی طلاق ہوگی

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ:۔

طَلَّقَ اَبُوْ رُكَانَةَ امْرَاَتَهٗ فِیْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ ثَلَاثًا فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ

ابو رکانہؓ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدیں، پھر وہ اس پر نادم و پشیمان

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّهَا وَاحِدَةٌ.
(احمد ا/۲۶۵، حاکم ۲/۴۹۱، سندہ حسن)

ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے (رکانہ) سے فرمایا یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے۔

(وفی روایة)

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاجِعْ اِمْرَاَتَکَ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا.
(ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۱۹۶، سندہ صحیح)

(ایک اور حدیث میں ہے کہ)
رسول اللہ ﷺ نے ابورکانہ سے فرمایا کہ اپنی بیوی سے رجوع کرلو۔ تو ابورکانہ نے کہا میں نے اسے تین طلاقیں دی ہیں تو آپؐ نے فرمایا مجھے معلوم ہے، تم اس سے رجوع کرلو۔

اس فرمانِ رسولؐ سے معلوم ہوا کہ ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تین نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہی طلاق ہوتی ہے اور شوہر اگر اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

ایک اور فرمانِ رسولؐ ملاحظہ فرمائیں:۔

عَنْ اَبِی الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هُنَاتِکَ اَلَمْ یَکُنِ الطَّلَاقُ الثَّلٰثُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالَ قَدْ کَانَ ذٰلِکَ.
(صحیح مسلم کتاب الطلاق)

ابو الصَّهْبَاءِ نے ابن عباسؓ سے کہا، آپ اپنے علم کا اظہار کیجئے۔ کیا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے دور میں (ایک مجلس میں دی گئی) تین طلاقیں ایک شمار نہیں ہوتی تھیں؟ تو ابن عباسؓ نے فرمایا یقیناً ایسا ہی ہوتا تھا (یعنی ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔

ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والے پر صحابہ کرامؓ اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی:۔

وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍؓ قَالَ اُخْبِرَ

حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا، فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا اَقْتُلُهٗ.

(رواہ نسائی (۳۴۰۱) سندہ صحیح)

اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی (ایک مجلس میں) تین طلاقیں دیدیں ہیں تو (یہ خبر سن کر) آپؐ غضبناک ہو کر اُٹھے اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے اور میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی (صحابیؓ) نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ! میں اس (ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والے) شخص کو قتل نہ کر دوں۔

حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر رسول اللہ ﷺ کی لعنت

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ. (ترمذی، داری، سندہ صحیح)

رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

نوٹ:۔ جو شخص اپنی مطلقہ بیوی کا کسی دوسرے شخص سے اس شرط پر نکاح کرائے کہ وہ نکاح کر کے اگلے روز اسے طلاق دیدے گا تا کہ وہ عورت پھر پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے، اس نکاح کو حلالہ کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ تمام قارئین کرام اور علماء کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں اگر کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو لکھ کر میرے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں تا کہ اس غلطی کو درست کرلیا جائے۔

مرتب

عبدالحمید

مبلغ اسلام پاکستان

پتہ

راشد لائبریری، مسلم روڈ، کمبوہ محلہ، شہدادکوٹ (سندھ)

پوسٹ کوڈ 77300، موبائل نمبر 0301-3291314

ذوالحج ۱۴۳۹ھ اگست 2018ء